جناح ہال لاہور میں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس میں حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری، جسٹس (ریٹائرڈ) محمد رفیق تارڑ، پروفیسر خالد شبیر، مولانا زاہد الراشدی، نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ، ظفر اقبال ایڈووکیٹ اور عبداللطیف خالد کا خطاب

مجلس احرار اسلام اگر قادیانیوں کا تعاقب نہ کرتی تو آج پاکستان قادیانی سٹیٹ ہوتا

مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر اہتمام ۷ مارچ ۱۹۹۶ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب جناح ہال میں سالانہ شہداءِ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے کی اور محترم پروفیسر خالد شبیر احمد (ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان) مہمانِ خصوصی تھے۔ کانفرنس سے جسٹس (ریٹائرڈ) محمد رفیق تارڑ ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاھد الراشدی، جناب نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ، جناب رشید مرتضیٰ قریشی، چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، جناب عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد اسمٰعیل شجاعبادی اور مولانا محمد یوسف احرار نے خطاب کیا۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ جن لوگوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں قربان کیں وہ حقیقتاً امت مسلمہ کے محسن ہیں۔ مجلسِ احرار اسلام شہداء ختمِ نبوت کا مشن جاری رکھے گی۔ پروفیسر خالد شبیر نے کہا کہ محاسبۂ قادیانیت کی تاریخ ساز جدوجہد مجلس احرار اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ تحفظ ختمِ نبوت کے محاذ پر مسلمانوں کی کامیابی اکابرِ احرار کے خلوص اور ایثار کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ قادیانی خواہ کچھ بھی کرلیں انہیں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ دینی جماعتیں ان کا تعاقب جاری رکھیں گی۔ جناب نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ نے کہا کہ محبت رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان قادیانیت کے محاذ پر اپنی تمام توانائیاں صرف کر دے۔ رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ نے کہا کہ پاکستان کو سب سے زیادہ نقصان قادیانی پہنچا رہے ہیں۔ چودھری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے کہا شہداء ختمِ نبوت کا پیغام یہ ہے کہ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لئے جان کی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا جائے جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ قادیانی ملک وملت اور دین کے غدار ہیں ان کا یہ جرم اتنا بھیانک ہے کہ انہیں معاف نہیں کیا جا سکتا۔ قادیانیوں کے لئے معافی کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ اپنے عقائد سے توبہ کرلیں اور عقیدۂ ختمِ نبوت کو حرزِ جاں بنالیں۔ جسٹس (ریٹائرڈ) محمد رفیق تارڑ صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ

اس بابرکت محفل میں شرکت کا اعزاز میرے لئے توشۂ آخرت ہے۔ اسے ۱۹۵۳ء کے ان شہدائے ختم نبوت کے مقدس خون کی خوشبو معطر کئے ہوئے ہے جنھوں نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی

جانیں قربان کر دیں۔ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے سینے اس وقت کے فرعونوں کے سامنے رتبۂ شہادت کے حصول کے لئے کھول دیئے اور شہدائے بدر و احد کی پیروی کرتے ہوئے

ع ----- باطل کو ہر محاذ پر ناکام کر گئے

۱۹۵۲ء میں آنجہانی موسیو بشیر الدین نے سر ظفر اللہ آنجہانی کے ذریعہ فرنگیوں کی شہ پا کر اور افواج پاکستان میں قادیانی جرنیلوں کی درپردہ سازشوں پر بھروسہ کرتے ہوئے لاکھوں جانوں اور ہزاروں عصمتوں کی قربانی دیکر حاصل کی گئی اس مملکت خداداد کو "احمدی سٹیٹ" یا کم از کم اس کے ایک صوبہ بلوچستان کو "احمدی صوبہ" بنانے کا برملا اعلان کر دیا۔ حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ سمیت تمام علمائے حق نے اپنی مومنانہ فراست سے اس فتنہ کے حقیقی خدوخال کو بھانپ لیا اور اس کا قلع قمع کرنے کے لئے ساری ملت اسلامیہ کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی بے مثال تلاوت اور سحر آفرین خطابت سے اس نبوت کاذبہ کے بخیئے اُدھیڑ دیئے جسے بے شمار تاویلوں اور جعلسازیوں کے سہارے فرنگی اقتدار کے زیر سایہ "زندہ اسلام" کے نام پر پیش کرنے کی جسارت کی گئی تھی۔ آپ نے توفیق ایزدی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ ۱۹۵۳ء کے انہی دنوں میں دس ہزار سے زائد نہتے نوجوان کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آن پر قربان ہو کر نبوتِ کاذبہ کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک گئے۔

بنا کر دند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "اللہ تعالیٰ کی اطاعت، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور انگریز سے نفرت میرا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ میرا معبود، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے محبوب اور انگریز میرا مغضوب ہے۔" انگریز کی خود کاشتہ نبوت ہمیشہ شاہ جی کے تابڑ توڑ حملوں کی زد میں رہی اور انہوں نے اسے عمر بھر اپنے پاؤں کی ٹھوکر میں رکھا۔ قادیانیوں کی مہینوں پر پھیلی ہوئی ارتدادی کوششیں شاہ جی کی ایک ہی تقریر سے دم توڑ جاتیں۔ انکی نبوت کا تانا بانا بکھر جاتا اور وہ دُم دبا کر بھاگ جاتے۔ جن حضرات نے شاہ جی کو نہیں سنا۔ وہ انکی تقریر کے بانکپن کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ملک بھر کے نامور شعراء نے شاہ جی کی سحر طراز خطابت کو اپنے اپنے انداز میں بھرپور خراج تحسین پیش کیا ہے۔

شہداء ختم نبوت امت مسلمہ کے محسن ہیں

شاہ جی کے شاگرد خاص آغا شورش مرحوم و مغفور نغمہ سنج ہیں۔

خطیبِ اعظم عرب کا نغمہ عجم کی لے ہیں سنا رہا ہے
سر چمن چہچہا رہا ہے سرِ وفا مسکرا رہا ہے

حدیثِ سر و دشمن نچھاور، زبان شمشیر اس پہ قرباں
مسیلمہ ایسے جعل سازوں کی بیخ و بنیاد ڈھا رہا ہے
قرونِ اولیٰ کی رزمگاہوں سے مرتضیٰؓ کا جلال لے کر
دبیز نیندیں جھنجھوڑتا ہے مجاہدوں کو جگا رہا ہے
ہیں اس کی للکار سے ہراساں، محمدِ مصطفےٰ ﷺ کے باغی
دغا کے جھنڈے گڑے ہوئے ہیں، قسیم دندنا رہا ہے

یہ خیال بالکل غلط ہے کہ ۱۹۵۳ء کی مقدس تحریک ناکام ہو گئی تھی۔ اس تحریک میں تحفظِ ناموسِ رسالت کا جو جذبہ پیدا ہوا۔ اسی کا تسلسل ۱۹۷۴ء کی تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کر گیا۔

وطن عزیز سے قادیانیوں کا عمل دخل اگرچہ بظاہر ختم ہو چکا ہے اور ان کا پوپ اپنے دادا کی نبوت کے بانیوں کے دیس میں پناہ گزیں ہے مگر اس کی ریشہ دوانیاں بدستور جاری ہیں۔ اس نے کھلے لفظوں میں اقرار کیا ہے کہ پاک فوج کے اسلامی شعائر کے پابند فوجی افسروں کو اُسی نے گرفتار کروایا ہے۔ قادیانی لوگ، یہودی اور عیسائی حکومتوں کی مدد سے دنیا بھر کے مسلمانوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم سے تعلق توڑنا یا کمزور کرنا چاہتے

محاسبہ قادیانیت کی تاریخ ساز جدوجہد مجلس احرار اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے

ہیں۔ یہ حکومتیں مذہبی تعصب سے اندھی ہو کر ہر طریقہ سے مسلمانوں کو ذلیل و رُسوا کرنے کے درپے ہیں۔ اسلام نے حضرت مریم صدیقہ اور ان کے بیٹے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہودیوں کے الزامات اور ہرزہ سرائی کی بھرپور مذمت کی۔ جس کے لئے انہیں اسلام کا ممنون ہونا چاہیئے تھا مگر برطانیہ اور دوسری عیسائی حکومتوں نے رسوائے زمانہ سلمان رشدی ملعون کو اس لئے VIP کا اعزاز دیا ہوا ہے کہ اس شیطان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کی ہیں۔ اسی طرح کا معاملہ ایک بدکار عورت تسلیمہ کا ہے۔ وطن عزیز میں عیسائی حکومتوں کے عمل دخل کا یہ عالم ہے کہ جب دو عیسائیوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے الزام میں سزا ہوئی تو پوری عیسائی دنیا چلا اٹھی۔ انکی اپیل سزا یابی کے دو ہفتے گزرنے سے بھی پہلے سماعت ہو گئی اور انہیں VIP اعزاز کے ساتھ بیرون ملک بھیج دیا گیا۔ جبکہ مسلمان سزا یافتگان کی اپیلوں کی تو بات چھوڑیئے وہ تو تین، تین، چار، چار سال سے معرضِ التوا میں پڑی ہیں۔ یہاں تو مسلمان اسیروں کی ضمانتوں کی درخواستیں جن پر ابھی کوئی جرم ثابت نہیں ہوا۔ تین، تین اور پانچ، پانچ جج صاحبان کے بینچوں میں ہفتوں اور بعض اوقات مہینوں زیر سماعت رہتی ہیں اور کوئی فیصلہ نہیں ہو پاتا۔

پہلے اگر کسی کو شک تھا کہ اس ملک میں مسلمان اور غیر مسلم برابر کے شہری ہیں تو اب یہ شک غیر مسلموں کو دُہرے ووٹ کے حق کے بعد رفع ہو جانا چاہیئے۔ جو کچھ ارادے ظاہر کئے جا رہے ہیں اگر خدانخواستہ انہیں عملی جامہ پہنا دیا گیا تو ہم سب کا ایک ایک ووٹ اور قادیانیوں سمیت تمام غیر مسلموں کے دو، دو ووٹ ہونگے اور وہ

(بقیہ ص ۴۰ پر)